ماہی گیروں کی کشتیوں کو ہارون بندر پر لنگر انداز ہونے کی اجازت

ساحلی علاقوں میں بجلی کی بندش کے خلاف احتجاج، ڈپٹی کمشنر کی یقین دہانی پر دھرنا ختم

رپورٹ: نمائندہ خصوصی

ہارون بندر کے ماہی گیروں نے بجلی کی طویل بندش کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے بندرگاہ کے مرکزی راستے پر دھرنا دیا۔ جمعرات کی صبح شروع ہونے والا یہ دھرنا تقریباً چار گھنٹے جاری رہا۔ مظاہرین کا کہنا تھا کہ ساحلی علاقوں میں کئی دنوں سے روزانہ کئی کئی گھنٹے بجلی غائب رہتی ہے، جس کی وجہ سے برف خانے بند ہو گئے ہیں اور پکڑی گئی مچھلی خراب ہو رہی ہے۔ ان کے بقول اس سے ان کے روزگار اور گھریلو زندگی دونوں شدید متاثر ہو رہے ہیں۔

دھرنے کی اطلاع ملتے ہی اسسٹنٹ کمشنر ہارون بندر اور ایکسین بجلی موقع پر پہنچے۔ ان کے ساتھ مذاکرات کے بعد یہ طے پایا کہ 132 کے وی گرڈ اسٹیشن سے ساحلی فیڈر کو الگ کر کے ترجیحی بنیادوں پر بحال کیا جائے گا۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ ’ماہی گیر ہمارے محنت کش ہیں، ان کی مشکل ہماری مشکل ہے، اور ہم ان کے مسائل کو سنجیدگی سے حل کریں گے‘۔ اس یقین دہانی کے بعد دھرنا ختم کر دیا گیا۔

ماہی گیروں کا کہنا ہے کہ اگر بجلی کی فراہمی مستقل بنیادوں پر بحال نہ ہوئی تو وہ دوبارہ احتجاج کریں گے۔ ان کا مطالبہ ہے کہ ساحلی علاقوں کے لیے ایک الگ ٹرانسفارمر مختص کیا جائے اور غیر اعلانی لوڈشیڈنگ کا سلسلہ بند کیا جائے۔ ڈپٹی کمشنر نے اس مطالبے پر ایکسین سے رپورٹ طلب کر لی ہے اور کہا ہے کہ رپورٹ ملنے کے بعد اعلیٰ سطحی اجلاس بلایا جائے گا۔

(صفحہ ۱ کا بقیہ نمبر 1 کالم 6 سے 27 تک)

ہارون بندر کے ماہی گیروں کے دھرنے کے دوران ڈپٹی کمشنر ہارون بندر اور ایکسین بجلی موقع پر پہنچے اور مذاکرات کیے

ہارون بندر کے ماہی گیروں نے بجلی کی طویل بندش کے خلاف جمعرات کی صبح بندرگاہ کے مرکزی راستے پر دھرنا دیا۔ دھرنا تقریباً چار گھنٹے جاری رہا۔ مظاہرین کا کہنا تھا کہ ساحلی علاقوں میں کئی دنوں سے روزانہ کئی کئی گھنٹے بجلی غائب رہتی ہے، جس کی وجہ سے برف خانے بند ہو گئے ہیں اور پکڑی گئی مچھلی خراب ہو رہی ہے۔ ان کے بقول اس سے ان کے روزگار اور گھریلو زندگی دونوں شدید متاثر ہو رہے ہیں۔

دھرنے کی اطلاع ملتے ہی اسسٹنٹ کمشنر ہارون بندر اور ایکسین بجلی موقع پر پہنچے۔ ان کے ساتھ مذاکرات کے بعد یہ طے پایا کہ 132 کے وی گرڈ اسٹیشن سے ساحلی فیڈر کو الگ کر کے ترجیحی بنیادوں پر بحال کیا جائے گا۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ ’ماہی گیر ہمارے محنت کش ہیں، ان کی مشکل ہماری مشکل ہے، اور ہم ان کے مسائل کو سنجیدگی سے حل کریں گے‘۔ اس یقین دہانی کے بعد دھرنا ختم کر دیا گیا۔

ماہی گیروں کا کہنا ہے کہ اگر بجلی کی فراہمی مستقل بنیادوں پر بحال نہ ہوئی تو وہ دوبارہ احتجاج کریں گے۔ ان کا مطالبہ ہے کہ ساحلی علاقوں کے لیے ایک الگ ٹرانسفارمر مختص کیا جائے اور غیر اعلانی لوڈشیڈنگ کا سلسلہ بند کیا جائے۔ ڈپٹی کمشنر نے اس مطالبے پر ایکسین سے رپورٹ طلب کر لی ہے اور کہا ہے کہ رپورٹ ملنے کے بعد اعلیٰ سطحی اجلاس بلایا جائے گا۔

(صفحہ ۱ کا بقیہ نمبر 1 کالم 6 سے 27 تک)

ہارون بندر کے ماہی گیروں کے دھرنے کے دوران ڈپٹی کمشنر ہارون بندر اور ایکسین بجلی موقع پر پہنچے اور مذاکرات کیے

ہارون بندر کے ماہی گیروں نے بجلی کی طویل بندش کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے بندرگاہ کے مرکزی راستے پر دھرنا دیا۔ جمعرات کی صبح شروع ہونے والا یہ دھرنا تقریباً چار گھنٹے جاری رہا۔ مظاہرین کا کہنا تھا کہ ساحلی علاقوں میں کئی دنوں سے روزانہ کئی کئی گھنٹے بجلی غائب رہتی ہے، جس کی وجہ سے برف خانے بند ہو گئے ہیں اور پکڑی گئی مچھلی خراب ہو رہی ہے۔ ان کے بقول اس سے ان کے روزگار اور گھریلو زندگی دونوں شدید متاثر ہو رہے ہیں۔

دھرنے کی اطلاع ملتے ہی اسسٹنٹ کمشنر ہارون بندر اور ایکسین بجلی موقع پر پہنچے۔ ان کے ساتھ مذاکرات کے بعد یہ طے پایا کہ 132 کے وی گرڈ اسٹیشن سے ساحلی فیڈر کو الگ کر کے ترجیحی بنیادوں پر بحال کیا جائے گا۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ ’ماہی گیر ہمارے محنت کش ہیں، ان کی مشکل ہماری مشکل ہے، اور ہم ان کے مسائل کو سنجیدگی سے حل کریں گے‘۔ اس یقین دہانی کے بعد دھرنا ختم کر دیا گیا۔

ماہی گیروں کا کہنا ہے کہ اگر بجلی کی فراہمی مستقل بنیادوں پر بحال نہ ہوئی تو وہ دوبارہ احتجاج کریں گے۔ ان کا مطالبہ ہے کہ ساحلی علاقوں کے لیے ایک الگ ٹرانسفارمر مختص کیا جائے اور غیر اعلانی لوڈشیڈنگ کا سلسلہ بند کیا جائے۔ ڈپٹی کمشنر نے اس مطالبے پر ایکسین سے رپورٹ طلب کر لی ہے اور کہا ہے کہ رپورٹ ملنے کے بعد اعلیٰ سطحی اجلاس بلایا جائے گا۔

(صفحہ ۱ کا بقیہ نمبر 1 کالم 6 سے 27 تک)

ہارون بندر کے ماہی گیروں کے دھرنے کے دوران ڈپٹی کمشنر ہارون بندر اور ایکسین بجلی موقع پر پہنچے اور مذاکرات کیے

4 ماہنامہ کوہسار ڈائجسٹ — اکتوبر 2024ء

مون سون بارشوں میں بلوچستان کے کچے راستوں کا سفر کیسے محفوظ بنایا جائے

ڈرائیونگ کے ماہر استاد، گاڑی کی تیاری اور ہنگامی سامان کے بارے میں تفصیلی رہنما

رپورٹ: نمائندہ خصوصی

مون سون بارشوں کے دوران بلوچستان کے کچے راستے ہر سال سیکڑوں مسافروں کی زندگی کو خطرے میں ڈالتے ہیں۔ ندی نالوں میں اچانک طغیانی، پہاڑی درّوں پر لینڈ سلائیڈنگ اور نشیبی علاقوں میں کھڑا پانی وہ عوامل ہیں جو ایک معمولی سفر کو بھی جان لیوا حادثے میں بدل سکتے ہیں۔ اسی پس منظر میں ہم نے صوبے کے کئی تجربہ کار ڈرائیوروں، مکینکوں اور ریسکیو اہلکاروں سے بات کی تاکہ ایک ایسا عملی رہنما مرتب کیا جا سکے جو ہر مسافر کے کام آ سکے۔

گاڑی کی تیاری: سفر سے پہلے کیا دیکھیں

ماہر ڈرائیور کہتے ہیں کہ کچے راستے پر گاڑی کی حالت اتنی ہی اہم ہے جتنی خود ڈرائیور کی مہارت۔ روانگی سے کم از کم ایک دن پہلے ٹائروں کا جائزہ لیں۔ ٹائر میں ہوا اتنی ہونی چاہیے کہ وہ زمین پر اچھی طرح جم سکیں، مگر اتنی کم بھی نہ ہو کہ کنارے پھٹ جائیں۔ ریت اور کیچڑ کے لیے ٹائر کا پریشر عام سڑک سے تقریباً 10 سے 15 فیصد کم رکھا جاتا ہے۔ اسٹیئرنگ، بریکوں اور ہیڈ لائٹس کی بھی جانچ ضروری ہے، کیونکہ گرد اور نمی سب سے پہلے انہی پر اثر ڈالتی ہے۔

انجن کے نیچے کی پلیٹ، جسے بیلی پلیٹ کہا جاتا ہے، پتھروں سے ٹکرانے پر گاڑی کو بچاتی ہے۔ اگر یہ ڈھیلی ہو تو سفر سے پہلے اسے مضبوط کر لینا چاہیے۔ ریڈی ایٹر کا پانی، انجن آئل اور بریک آئل کی سطح بھی دیکھ لیں۔ ایک چھوٹا ٹول کٹ، ٹارچ، فالتو بیٹریاں اور ابتدائی طبی امداد کا ڈبہ ہر گاڑی میں موجود ہونا چاہیے۔ یہ چیزیں عام حالات میں بوجھ لگتی ہیں، مگر ویرانے میں یہی بوجھ زندگی بچاتا ہے۔

ڈرائیونگ کے وہ اصول جو کتابوں میں کم لکھے ہیں

کچے راستے پر رفتار کا توازن سب سے نازک معاملہ ہے۔ بہت تیز چلانے سے گاڑی قابو سے باہر ہو جاتی ہے، جبکہ بہت آہستہ چلانے سے پہیے کیچڑ میں دھنس جاتے ہیں۔ ماہر ڈرائیور ہمیشہ پہلے گیئر میں آہستہ آہستہ آگے بڑھتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر ہی رفتار بڑھاتے ہیں۔ اچانک بریک لگانے سے گریز کیا جائے، کیونکہ اس سے گاڑی پھسل کر الٹ سکتی ہے۔

اگر گاڑی پھنس جائے تو گھبراہٹ میں ایکسیلریٹر دبانا سب سے بڑی غلطی ہے۔ پہیے مزید گہرائی میں چلے جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں ریت یا خشک گھاس پہیوں کے نیچے ڈالیں، ٹائر کا پریشر تھوڑا کم کریں اور آہستہ آہستہ نکالنے کی کوشش کریں۔ ایک مضبوط رسی اور ریکوری بورڈ بھی ایسے موقع پر بہت کام آتے ہیں۔

ہنگامی سامان اور ریسکیو رابطے

ہر مسافر کے پاس کم از کم ایک ایسا فون ہونا چاہیے جو سیٹلائٹ رابطے کی سہولت رکھتا ہو، کیونکہ بہت سے علاقوں میں موبائل نیٹ ورک سرے سے موجود ہی نہیں۔ ریسکیو 1122 کے ساتھ ساتھ ضلعی ایمرجنسی سروس کے ہیلپ لائن نمبر بھی محفوظ کر لیے جائیں۔ اطلاع دینے سے پہلے اپنی لوکیشن، گاڑی کی تفصیل اور ساتھ سفر کرنے والوں کی تعداد واضح کر لینا مددگاروں کا وقت بچاتا ہے۔

ہنگامی سامان میں پانی کی کم از کم دو بوتلیں، خشک میوہ جات، توانائی بخش بسکٹ، ایک کمبل اور گرم کپڑوں کا ایک جوڑا ضرور ہونا چاہیے۔ رات کے سفر میں ایک سیٹی بھی بہت کارآمد ثابت ہوتی ہے، کیونکہ آواز دینے سے زیادہ دور تک جاتی ہے۔ یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں ہی اکثر بڑی مشکل کو آسان بنا دیتی ہیں۔

مقامی لوگوں سے سیکھنے کی بات

ماہر ڈرائیور کہتے ہیں کہ کچے راستے پر سب سے بڑا استاد وہ شخص ہے جو اس علاقے میں برسوں سے گاڑی چلا رہا ہو۔ مقامی لوگ جانتے ہیں کہ کون سا نالہ کس موسم میں خطرناک ہو جاتا ہے اور کون سا راستہ بظاہر لمبا مگر محفوظ ہے۔ ان سے مشورہ لینا کسی بھی نقشے سے زیادہ کارآمد ثابت ہو سکتا ہے۔ اسی طرح قافلے کی صورت میں سفر کرنا ہمیشہ بہتر ہے، کیونکہ ایک گاڑی مدد کے لیے دوسری کو روک سکتی ہے۔

آخر میں ایک بات بار بار دہرائی گئی: جلدی کبھی نہ کریں۔ کچے راستے پر وقت کی پابندی سے زیادہ اہم چیز سلامتی ہے۔ جو مسافر صبر کے ساتھ، تیاری کے ساتھ اور مقامی رہنمائی کے ساتھ سفر کرتا ہے، وہ نہ صرف اپنی منزل پر بحفاظت پہنچتا ہے بلکہ راستے کی خوبصورتی کو بھی بہتر طور پر دیکھ پاتا ہے۔

(صفحہ ۱ کا بقیہ نمبر 9 سے 28 تک)